

این چه درجیت که از گنج سعاد آوردند	این چه درجیت که از بحر شهود آوردند
وین چه بریت که از لطف خدا بنمود	بان چه خیریت که از دین و دود آوردند

الحمد لله که بعین عنایت فتوحات غیبیه و بعون هدایت فیوضات لایسیه
این صحیفه ثقیفه در العرفان سلسلی نثر و اصحاب ایقان به

الضَرْفُ وَرَبُّ الْمَعَادِ الْخَيْرُ رَحْمَةً

از تالیف صحیف خادم العارفین به تتراب آقا امام الواصلین * محمد خیر الدین	صانعه الله عن شر الحاسدین * در مطبع کنته سعدن الرمن مطبوع کردید بهر سالکین *
این نامه چه نامه است که چون طره خوان	صد حلقه خونیت بهر پنج و خم او
وین تازہ رقم از قلم کیت که ادا	صد جان گرانمایه فدائے قلم او

خدا یا کن ز عرفانست منور

دل و جان خیر می هم معطر

کن از دریائے عرفان تو یارب

دل و جان مُردانش مُطہر

اے طالب صادق و سچ محبت حازق اس رسالہ نور عرفان پہ سلا لاتی مرجان ہکے دیا ہے
میں جو یہ حدیث خوش عنوان من عرف نفسه فقد عرف ربه مذکور ہے اور ہر ایک عالم
ربانی ماہر سز جاو دانی کی لسان خوش تبیان پر مشہور ہے تو وہ اصل اصول جمیع معارف
ہے منبع حصول معارف عوارف ہے کیونکہ معرفت ہر ایک مربی اوستے ہویدار ہے اور وہ اپنے
نفس کی معرفت سے پیدار ہے اور معرفت نفس حسب ارشاد و بیان ہر ایک اہل نفس پر بیان ہے
اس جمال خوش مال کا سطر بیان ہے کہ لفظ رب حدیث مرقوم ہضد میں مضاف ہے اور ضمیر
مضاف الیہ بلا اختلاف ہے اور اطلاق لفظ رب حالت انصاف میں بغیر خدا پر جائز و اہل
انصاف ہے پس لفظ ربکہ سے ہر ایک مربی مراد ہے اور یہ مراد عند اولی الابصار پر مراد ہے
مثلاً جو شخص اپنے ضعف و ناتوانی سے ماہر ہوا تو اوپر لایہ عرفان حقوق والدین ظاہر ہوا کما
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْكِينِ وَرَبِّكَ أَكْبَرُ بَيِّنَاتٍ صَفِيحَاتٍ یعنی دنا مانگ تو مجھے اے
بنو خاکسار کہ رحم کر میرے ماں باپ پر اس پروردگار جیسا کہ رحم سے پرورش کیا اونہوں نے مجھ کو
لیل و نہار اور حالت میں کہ تمہارے نہایت ضعیف و شیر خوار پس جیسا کہ اپنی ناتوانی سے معرفت
حقوق والدین طینی آشکار ہے اور میطو سے اپنی ناتوانی عدم علم دین سے معرفت حقوق
والدین دینی ثابت بلا انکار ہے پس جیسا کہ معرفت حقوق مرتبہ حقیقی معرفت
نفس سے روشن بلا انکار ہے پس ویسا ہی معرفت نفس سے معرفت نبی و ولی
مستحق عند اولی الابصار ہے پس ہر ایک سالک طریق معرفت کو اپنی ذات کے حالات
میں خوب تامل کرنا سزاوار ہے کہ اوستے معرفت جمیع مربیان دینی و عینی ہویدار کا شمس
علی نصف النہار ہے و اللہ العالی و علیہ اعتمادی

وَفِي الْفَسَادِ أَفَلَا تَبْصُرُونَ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الاصغر

المعاني

ترتيباً من تصنيف تاج القضاة الفقيه الميرزا محمد باقر الشيرازي

مطبع دار المعرفه في طهران

وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِحَسْبِ طَعْنٍ
وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِحَسْبِ طَعْنٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وصفت جنکا بالیقین خلق عظیم
تم تیلد سے وہ اُحد ہے بعد
ہے خدائے خلق وہ بے استرا
فیض اوسکے سے ہمہ بالینات
فرض عینی ہے بلاشبہ و فتور
فرض ہر انسان پر ہے بالیقین
جز عرفان نفوس و ذات خویش

محمد احمد سر محمد دت بدیم
اصل او کا اصل میں نور احمد
نور مطلق ہے وہی نور خدا
وہ اسی ہے طفیلی کائنات
سعرقت اوس ذات یکتا کی ضرور
بھی رضا جوئی خیر المرسلین
ایک وہ حاصل نہوا اہل لیش

مَا قَالَ قَرْنٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْنَا حُجَّتَهُ + مَنْ عَرَفَتْ نَفْسُهُ فَقَدْ عَرَفَتْ رَبَّهٗ + هَكَذَا إِلَى الْمَجْمَعِ الْكَبِيرِ

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ الْغَفِيرُ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اللَّهُ الْقَدِيرُ

نور ایزد و رحمت للعالمین
اوس کو عرفان خدا ہر آن ہو

ہے یہ فرمان خفیع المذنبین
ذات اپنی کا جسے عرفان ہو

جو کہ اپنی ذات سے ماہر ہوا
 جو نہ وہ دے عارف ذات حبیب
 ذات اپنی سے نہ جو ماہر بشر
 وہ نہ ماہر ہے سوائے آب و گل
 مشنوبے مولوی میں یہ نگار
 مولوی گشتی و آگہیستی
 تو ہمیدانی بجوز و لا بجوز
 این روا آن نار و ادانی تو یک
 عمر در محمول و در موضوع رفت
 ہر دیسے بے نتیجہ بے خبر
 جز بمصنوعی ندیدے صانعی
 ہر خیالی کے کس در دل وطن
 اسے بسا عالم زدانش بے نصیب
 صد ہزار ان فضل دار و از علوم
 داند او خاصیت ہر جوہرے
 قیمت ہر کالہ سیدانی کہ چیت
 قیمت اپنی ذات کی انیکدان
 تاکہ ہووے قیمت جسد جان
 پس امورے جو کہ مستہ بالضرور

او سپہ سہرا حمدی ظاہر ہوا
 کو رہے وہ دو جہان میں بے نصیب
 کثر مخفی او سپہ دائم ستتر
 کب عیان ہوا سپہ سہر جان و دل
 رحمت حق او سپہ دائم ہونشار
 خود کجاو از کجا و کیستی
 خود ندانی تو کہ حوری یا عجوز +
 نور و یا نار و اسے بن تو یک
 بے بصیرت عمر در موضوع رفت
 باطل آمد در نتیجہ خود نگر
 بر قیاس استرانی قانعی +
 روز محشر صورتے خواہد شدن
 حافظ علم ست آکس نے حبیب
 جان خود را می نداند این ظہوم
 در بیان جوہرے خود چون خرے
 قیمت خود را ندانی احقیست
 خوب شن مرشدے با صدق جان
 روزن لاہوت سے تجھ جان
 اونے تو ماہر ہو با صدق و سرور

تاکہ ہووے ابتدا و انتہا	تجہ ظاہر دلائل سبے امترا
تب نو عرفان خدا و مصطفیٰ	معرفت حسین کی با صد وفا
بھی ابوبکر و عمر عثمان علی	سب کا عرفان تجھ کو ہوا ز بس جلی
بھی طفیل بختن ہو با نصیب	کنز عرفان سے خجوری اور مجیب

بیان تہ ضروریہ

سوال اول	اسے دل تو کیا ہے	جواب
فیض نور احمدی ہے جان بھان	قول میں تو ہے وہی فیض نہان	
سوال دوم	اسے دل تو کہاں آیا	جواب
قرب ایزد سے تو آیا پر حشرین	وطن اصلی ہے وہی حق ہیستین	
سوال سوم	اسے دل تو پر بھرا کیا لایا	جواب
عبد صدیق خدا و مصطفیٰ	با خوشی لایا تو از قالوایکے	
سوال چہارم	دنیا میں تو کس لیے آیا	جواب
اس لیے آیا ہے تو فرحت گنان	درد دل حاصل کرے از عاشقان	
سوال پنجم	دنیا سے تو کیا لیا جیگا	جواب
شفہ خوشنود کے خیر الورا	بیچلے تو پیش ذات کبریا	
سوال ششم	اس جہان تو کہاں جیگا	جواب
طربت اصل خویش تو ہو در روان	نور احمد سے ملے تو شادمان	
اکو خجوری کرے تجھے حب الوطن	مثل قطرہ بحر میں ہو موج زن	
معرفت جو ذات انسان کی ضرور	کر بیان اوس کو کہ ہو شرح صدور	

تفصیل جواب اول

یعنی تفصیل ہے سوال اول کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اصول تو کیا ہے؟

قَالَ نَبِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ إِلَهُ الْأَصْحَابِ الْبَرَّةِ الْكَرَامَةِ أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِي دَوَاةُ الدَّيْلِكِيِّ فِي فِرْدَوْسِ الْخَبَارِ عَلَيْهِ رِضْوَانُ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ہے یہ فرمانِ شہ فیض الانام
نور میرے سے ہوئے ہیں مومنان
مومنان جو اس خبر میں ہیں نثار
کیونکہ وہ اصل عوالم بیگمان
پس یہ دل ہے فیض نور احمدی
اصل تیرا نور احمد اے فہیم
جو نہ اس عرفان سے مسعود ہے
معرفت جو نفس کی اندر خبر
فیض نور احمدی وہ جان جان
ہے وہی مرآت حق فیض قدیم
عالم صغریٰ وہ کبریٰ وہ ضرور
جو دو بہت میں وہ کبریٰ آشکار
جملہ عالم سے وہی مقصود ہے
ہیں عوالم مثل یک تن بیگمان
جب عوالم کا ہوا دل یہ بصیر

میں خدا کے نور سے ہوں لا کلام
اہل توحید خدا کے روح جہان
وہ شرافت کے لئے ہیں آشکار
ورنہ اونکے نور سے جملہ جہان
مستفیض ہے ذات سرمدی
نور احمد اصل میں نور قدیم
انفل لسان و ہی مردود ہے
فیض نور احمدی وہ سر بسر
نفس انسان ہے وہی سیر بہان
کنت کنز اکا وہی دُرِ قیمہ
برنج عظمیٰ وہی ہے بے فتور
جسم سے صغریٰ اگر چہ دلفگار
ہے وہی ساجد وہی سجد ہے
اوسمین بیشک ہے وہی مثل جنان
تب ہوا یہ حامل نور بشیر

نور احمد ہے امانت بیگمان

جس کا ہے قرآن میں اظہار بیان

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَنفَقْنَ

مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ آدِب

ہے یہ فرمانِ خدا اے نیک خو
وہ امانت جسکی سبکو جستجو
اس زمین و آسمان پر آشکار
بھی جبال و ارض پر کی وہ عیان
پس کیا انکار سب نے آشکار
حمل او سکے سے ہوئے یہ خائفین
ہاں یہ انسان جو ظلوں ما بھی جہول
جو کہ دنیا میں ہیں اشجارِ کلان
جستجو بالاشجر ہے اے پہر
جستجو ہووے شجرِ خور و حقیر
بیل کو تو دیکھ جو ہے ناتوان
بیر اور شہوت بھی دیگر تھر
حاملِ اثمار ہیں شجرِ کلان
بیل کہہ و خرہزہ ہے ناتوان
پس زمین حامل ہوئی او کی ضرور
جو کہ خلقت میں حقیر و بس ضعیف

سورہ اعراب میں بے گفتگو
جستجو او سکی میں بے بس آبرو
کہ دیا ہے بمنی بطرِ اختیار
گر یہ چاہیں او سکے ہووین حاملان
حمل او سکے سے بعجز و اضطراب
بل عوالمِ جملہ بھی عرشِ برین
اوس مانت کا ہوا دل سے حمل
ہیں ثمر او سکے صغارِ بیکران
او سقدار او سکا ثمر ہے خور و تر
او سقدار او سکا ثمر لا بد کبیر
خرہزہ کدو جو او سکا پہل عیان
کیستقدار بالا ہوئے او سکے شجر
کیونکہ بیشک ہیں قوی وہ بیگان
حمل کی طاقت نہ اوس میں اسے جوان
تاکہ سمجھیں ستر یہ اہل شعور
ہے مربی او سکا دامن وہ لطیف

ہے خلّاق مین یہ خاکی ناتوان
 جب اوشایا اسنے اوسکو باسرو
 حق تعالیٰ نے طفیل مصطفیٰ
 پہر تو بخشا عِلّہ جنت کو جاہ
 تاج کرمنا سے وہ زینت گزین
 پھر ہوئے املاک باصد شوق جان
 لیکن اوس تخت کو وہ حاملین
 جب ہوا زیرِ لوائے حمد و
 بہرِ آدم اُسجد و اے قدسیان
 تب ملائک نے کیا اوسکو سجود
 عرش پر اوسکا جواب اقدار
 برّین چون شتر استر اپ و فیل
 باد و آب و خاک و آتش پر سوار
 جب ضعیف و ناتوان تھے خاکیان
 رزق او نحا ہے یقیناً طیبات
 خاکیانِ مومنان افضل مدام
 عام سے ہیں عام افضل بالضرور
 اوس امانت کی شرافت سے مدام
 مع اوسکی مین زہے قرآن ہے

پس مرنی اوسکا ہے خلّاق جان
 تب اوشایا سب نے اوسکو بالضرور
 جب کیا آدم کو پیدا باصفا
 جسمِ آدم سے جولا بدر شک ماہ
 تختِ اقدس پر ہوا صدر نشین
 حاملانِ تختِ آدم بگیان
 امرِ حق سے جانبِ عرش برین
 تب ہوا یہ امرِ حق بے گفتگو
 کیونکہ ہے وہ حاملِ شاہ شہان
 مگر ابلیس لعین اہلِ جمود و
 پھر کیا بھی فرش پر اوسکو سوار
 بحرین چون ناو پر بے قال و قیل
 بھی کیا اوسکو خدائے نور و نار
 تب تو حاملِ اوسکے وہ افلاکیان
 افضلِ خلقت وہی بالبیتات
 جملہ املاکِ خدا سے لا کلام
 خاص سے ہیں خاص افضل بالضرور
 حاملِ اوسکا افضل جملہ آنام
 ناطق و صامت بے بُرہان ہے

وہ حملنا ہم اوسکی شان ہے

سب خلایق میں وہی سلطان ہے

ہے یہی مضمون فرمانِ خدا

اسطرح قرآن میں ہے امیرا

وَأَقْدَرْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَا هُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْصِيلًا ۝ الْآيَةُ

وہ امانت بر عوالم اے فحول
حمل و س کا فرض تھا انسان پر
دل اٹھاوے بار وہ جو بس گمان
جب ہوئے عاجز زمین و آسمان
تب اٹھایا اوس کو اس انسان نے
جب اٹھایا اوس نے وہ بار گران
اسیلے حق نے کیا دفعِ نظر
آتشِ مساد پر پسند وار
پس یہ فرمایا خدا کے مہربان
اس مذمت میں بسے مع خدا
ذات اوسکی میں خلافت کی شرت

عوض کی حق نے اگر چاہیں حمل
کیونکہ یہ قلبِ عوالم ہے خطر
تن ہووے حایل اوس کا یک زمان
عرش و کرسی وہم کتب و بیان
اہلِ بہت خدا کیے بنیان نے
تب ہوا وہ عینِ غان کا نشان
رقمِ لفظی تا نہوا اوس کو خط
دفع اوس کو وہ کرے لیل و نہار
وہ ظلو ما ہم جو بلا بیگمان
کیونکہ یہ میرِ خدا ہے امیرا
وہ منزه از ہمہ اوصافِ زشت

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَلِمَاتِهِ الطَّيِّفَةِ ۝ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ

فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۝ الْآيَةُ

وہ خلیفہ ہے خدا کا بے مثال
اوس خلیفہ میں دو معنی بالیقین

وہ ازل سے تاابد اہل کمال
اس سبب وہ ہوا افضل ترین

ایک ہوا وہیں لیاقت ہے فتور
 عرشیات و فرشیات کا بنناست
 یہ زمین و آسمان عرش برین
 بچنین دیگر فرشتے اہل نور
 جو کہ ہے اس ملک ہم ملکوتین
 اس خلیفے میں وہ جملہ بن عیان
 ہے تختِ نبیہ میں روحی مقال
 کنت کنتل کا وہی ستر نسان
 سب کا مظہر ہے پی بالنبیات
 جملہ خلقت میں جو اسرا خدا
 اس خلیفے میں جو ستر کردگار
 ہے یہی ستر خلافت و سر
 ظاہر و باطن میں وہ نائب ضرور
 ذات او کی نائب ذات خدا
 جو صفات ہست ذات کردگار
 بر حیات و قلم و قدرت ہم کلام
 انہیں ہے وہ نائب ذات خدا
 ہے جو وہ لا ایت پروردگار
 ہے جو کتابیئے خلاق عیان

جملہ خلقت کی خلافت کی ضرور
 ہے خلیفہ سب کا بالنبیاست
 کرسی و لوح و قلم روح الامین
 دوزخ و جنت ہمہ حور و قصور
 مظہر اسرار حق تا سوست میں
 کیونکہ ہے یہ ستر اسرار حیان
 اوسکے حق میں از خدا لایزال
 جو نہاں تھا وہ ہوا اوس کے عیان
 ہوئے مظہر اوس کی دیگر کائنات
 وہ ہمہ آمین بلا چون و چرا
 وہ نہ دیگر خلق میں ہے زمیندار
 یہ کہ ہے وہ نائب ذات خدا
 صورت و سیرت میں یکتا ہے فتور
 ہے صفت اوسکی صفات کبریا
 ہر صفت میں ہے وہ نائب افکار
 شع و بصر و خواہش انسان تمام
 ہر صفت کا ہر صفت پر استدا
 لا سکا ہے خدا نے نور و تار
 بچنین تنزیہ خلدان جنان

انہیں نائب بھی وہی سلطان ہے

لاجست بولا مکانی شان ہے

مَنْ لَوْ رَئَى مَلَكًا يَصْبُحُ فِي رُجُلَيْهِ الرَّجُلُ كَجَهْدِ كَاتِحٍ لَوَكَّتْ دُجْرًا
يَأْتِي مِنْ فُجْرٍ مُسْتَكْبِرٍ مُؤَنِّدٍ لَا تُفْقِئُهُ وَلَا تُغْرِيبُهُ إِلَّا يَدُ

بسم اوس کا مثل مشکات سلیم

اوسین ہے قندیل قلب مستقیم

زیت اوسین ہے زہے روح ورون

نور ایزد سے وہ تابان ہر زمان

اوس شجر سے زیت وہ پیدا ہوا

جس ہ قلب خلق سب شیدا ہوا

وہ نہ شرفی ہے نہ غری اس جوان

وہ نہ غری ہے نہ غمی در جوان

کنز مخفی کے ہوا ہے وہ عیان

وہ مکان میں ہو درخشان لامکان

سے وہ صبح عود الم بر ملا

ہے وہی مفتاح کنز کسب یا

سے شتم اوس پر خلافت کا مقام

وہ ردائے ایزدی ہے لاکھ نام

اوس کے حق میں ہے یہ فرمان خدا

اس کا ظاہر اوس کی پس شان علا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خَمْرُكَ طَبَقَتْهُ أَدَمُ بَيْدِي أَرَأَيْتَ صَبَاحًا دَوَّاهُ ابْنِ قُتَيْبٍ

فِي الْحَادِيثِ الْقَدْسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِأَلَا لَطَافُ الْخَفِيَّةِ

ہمیں آدم کا کیا میں نے خمیر

تاکہ اوس کی ذات ہوا اہل سریر

اپنے ہاتھوں کے کیا میں وہ خمیر

تاکہ اوس خمیر سے ہوئے نظیر

سے صبح چل خمیر خدا

یک صبح الفنا سال بر ملا

دو صفت دو ہاتھ سے لایہ مراد

یک جمالی یک جمالی بابراد

اوسین جو نہا یا ملا یا کر دگارا

سر نہیاں منظر میر نور و نار

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى السُّورَةِ أَيْ عَلَى الصُّفَةِ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ الْاِحْدِ

صورت رحمان یہ انسان ہے
 شکل اسکی چون محمد اشکار
 ہے یہی اہل فضیلت نامدار
 تاج کرمنا سے ہے یہ سرفراز
 ہے فرشتوں کا یہی لایہ ادیب
 مظہر ہر دو صفت وہ اسے امین
 ہے فرشتہ منقلب و صفت جمال
 پس نہیں زہر اوسمین درد و آہ
 عشق عاشق سے نہیں اوس کو خیر
 ہے خیر اوس سے فرشتے ہیں مرام
 مان وہ رکھتے ہیں محبت کا اثر
 پس کیا پیدا خدا نے ذی کمال
 تاکہ ہوں آباد اوس سے دو جہان
 رہتا خیر النوری ہو آشکار
 ایک دور ہے وہی جملہ برات
 اوسکے ہونے سے خدا پیدا ہوا
 کون و کتن کے ہیں جو دو عالم بیان
 فیض انسان سے وہ دو مہر مین
 مظاهر انسان سے تو دنیا مرام

حسن تقویم کی بنیاد ہے
 دو لون صورت سے ہوا برقرار
 ہے ملائکہ پر اسی کا اقتدار
 کیونکہ ہے فیض احمد اہل راز
 عالم علم خدا از بس بسبب
 یک جمالی یک جلالی بالیقین
 ذات او کی مین نہیں ہرگز جلال
 درد کے لائق ہی مرد آکھ
 عشق مین جو عاشقوں پر ہے خطر
 وہ ہمہ گزرے بشر پہ صبح و شام
 درد و دل کا کچھ نہ ہو حسین گزر
 نظیر و صفت جسمالی و اجلال
 دو صفت ایزد کی اوس سے ہو عیا
 ہو قوالم پر اوس کی کا اقتدار
 کائنات فرشتیات و عرشیات
 فیض اوسکے پروراشیدا ہوا
 عالم دنیا و آخرت کی بیگان
 نور اوسکے سے ہمہ پر نور ہیں
 شغل و حرفت سے مہربن لاکھام

باطن انسان سے ہے آخر وہ
فیض اوس کا ملک ہم ملکوت میں

راہرہ ہم باہرہ ہم فاضلہ
سیر او خبروت ہم لاہوت میں

أَلَمْ تَرَ أَنَا نُفِثَ فِي رُوحِهِ رُوحًا مِنْ أَنْفُسِنَا فَفِى الْإِنشَادِ بِشَاطَرٍ سَمِيعٍ

رحمہ اللہ بالالطاف الخفیفہ

ستر ایزد ہے وہی ستر خدا
ہے وہی شان خدا اوس شان میں
لا مکانی ہے وہی مکان میں
وصف ایزد سے وہی موصوفت ہو
وصف ایزد ہے وہی فیض احد
ہے صفت موصوفت یک ذات سلیم
جاودان اعیان ہے پردہ کسان
چہرہ زیبا اعیان کا نقاب
ہے تو النفس کا ہر بصیر

ہر اوس کا ہے خدا ہے ستر
شان اوس کی ہے خدا ہر آن میں
وہ مکانی ظاہری بر بیان میں
نور عرفان سے وہی معروت ہے
وصف اوس کا ہے وہی ذات صمد
وصف حادث محو ہو پیش قدیم
عاشق معشوق ہے دامن کشان
دل کو دیتا ہے ہمیشہ پیچ و تاب
دیکھ اوسہن کون ہے اہل سر

وَيُفِي نَفْسَكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ الْآيَاتِ

نور وحدت سے اگر دیکھے فہم

تب تو دیکھے تخت دل پر ہے قدیم

قَدْ جَاءَكَ فِي الْحَدِيثِ الْقُدْرَةُ الْفَوْزِيَّةُ لَا تَسْغِي أَرْضِي وَلَا سَمَاءً وَلَا كُنْ

تَسْغِي قَلْبَ عَبْدِي الْكَافِرِ

حق تعالیٰ کا ہی فرمان ہے
اس زمین و آسمان میں بالیقین

عامل ذات خدا انسان ہے
ہو نہ گنجائش میری اسے موقنین

قلبِ مومن میں ساؤن میں ضرور
 وہی دلِ بون میں بون میں آشکار
 یہ زمین و آسمان عیشِ برین
 مثلِ خرد دلِ دشت میں بے استرا
 چون جناحِ پتہ حبلِ کائنات
 دلِ شکستہ خستہ جوانان ہے
 جو ملا چاہے خدا سے با سرور
 دیدارِ او کی دیدِ ذاتِ کبریا
 قلبِ مومن بیگمانِ قلبِ سلیم
 ملکِ حادثِ شہرِ وہی سلطانِ
 احدیت کی ذات وہ ہے التباس
 تلج ہے سیم محمدِ بیگمان
 غایت کی جو ہے انگِ شتری
 دستِ قدرت میں وہی ملتوس ہے
 صورتِ احمد محمد کا حجاب
 ہر طرح سے اوسکے جو اطوار میں
 ہے اوی پر دے میں ایزدِ جلوہ گر
 پردہِ مراآت سے ہے آشکار
 فیضِ نورِ احمدی مراآت ہے

کیونکہ دشت میں وہی ہے بے لغو
 جو کہ ہے مجھ پر راسل و نیاز
 پیشِ قلبِ مومنانِ حاکمین
 کیونکہ دشت میں وہ ہے انتہا
 پیشِ اوسکے غیبات و فرشیات
 اوسمیں ہی گنجائشِ حسان ہے
 او کی خستہ میں وہ بیٹھے با حضور
 کیونکہ ایزد سے نہ وہ ہرگز جدا
 وہ سر پر خالقِ عیشِ عظیم
 یہ آنا آنت اوی کی شان ہے
 فیضِ نورِ احمدی اوی کل لہاں
 سیم احمد کا ہے پٹکارِ میان
 شتری جس کا خدا نے مشتری
 زب میں یکتا وہی قذووس ہے
 حقِ تعالیٰ نے کیا ہے ارباب
 زمین وہی محبوبِ حقِ مختارین
 شکلِ احمد سے اخذ میں کر نظر
 رائی و مرئی وہی یکتا بھکار ہے
 رائی و مرئی احمد یک ذات ہے

ہے بیان مرآت پر وہ یک مثال
عاشق و معشوق مصدر سے عیان
ہر دو مشتق میں کرے تو کرلف
فعل سے ہرگز نہیں قاعل جدا
فیض نور احمدی ذات بشر
حق تعالیٰ نہ وہ ہرگز جدا
مثنوی مولوی میں ہے نگار
حق تعالیٰ گفت آدم غیر نیست
دیرین جس طور عیب فان ہے

ورنہ ہے مرآت ذات خود اہل
عشق مصدر سے وہ مشتق ہیجان
ہے وہی مصدر بلا خوف و خطر
فاعل و مفعول ہے باہم جدا
ہے ہی عرفان اوس کا بے خطر
فیض ہے ظاہر میں باطن میں خدا
حسب ایندز ہے اول پر شمار
گور چشمی و ترا این سیر نیست
بہچنان خمدیرین قیام ہو

اسے خستوری قول پر نور ہے
یہم احمد کے احسن تصور ہے

تفصیل جواب دوم

یعنی تفصیل ہے سوال دوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ کہ اسے دل کو کیا ہو کیا
قال الله تعالى كنت كنزاً مخفياً فاحببت عن اعرف فخالفت الخلق اخرت
هكذا ابني مخفياً ورواه جعفر عن جعفر بن محمد عن ابي عبد الله

ہے یہ فرمان خدا کے دو حسان
پس ہوا یہ اقتضائے حب ذات
ذات کی حمد صفت ہو جب عیان
مجبور تپانین کہ ہے وہ بے نظیر
کنز مخفی ذات میری تھی نہ پان
آشکارا میں کروں اپنی صفات
تب تو ہو وہ جلوہ حسن بیان
ذات ادکی حمد اشیا پر تدر

حسن ازل میں وہی ہے بے مثال
 فاضل رزاق وہ غفار ہے
 منتقم وہ مقتدر حیات ہے
 سبقت جس کے وہ رحمان ہے
 عاصیے جانی کا وہ غمخوار ہے
 پس کیا پیدا خدا نے ایک ذات
 نور اپنے سے کیا اس کا ظہور
 وہ قدیمی سے ہوا فیض قدیم
 گنت کنزاً شہید جو بہان
 پس ہوئے جلا غوار شکار
 اس قدیمی فیض سے جو مصطفیٰ
 جو کہ ہو وین عارفان مصطفیٰ
 دید میری سے وہ ہیں سرشار ہون
 پس وہ اول خلق جو مذکور ہے
 قرب ایز وین وہ تھا نو چہدا
 فیض نور احمدی سیل و نیار
 جاودانی ملک کے وہ بے وطن
 نالہ و زاری سے وہ رہنمور ہے
 مثل نے ادکی حکایت روز و شب

و صفا ہے لاشریک و ذوالجلال
 منقسم و غنی وہی مستار ہے
 سب پہ غالب یکتا وہ قیاس ہے
 تار کے مذنب پہ وہ حسان ہے
 در دسترون کا وہی دلدار ہے
 ذات اپنی کے زبے عالی صفات
 وہ ظہور ایزدی ہے بالشرور
 گنت کنزاً کا وہی ہر عظیم
 وہ عیان اس خلق کے ہونگیاں
 عرش و فرش و اہل جنت اہل نار
 تاکہ ہو عرفان حق بین الورا
 صاحب لواک محبوب خدا
 دید احمد کے زبے مختار ہون
 نور ایزد سے وہ بخت انور ہے
 فیض اس کے سے ہے جلا و را
 اس وطن میں ہے مسافر و افکار
 اس وطن میں آگیا ہر سخن
 قرب جانان سے وہ ہیں مجبور ہے
 نالہ و زاری اس کا باادب

کب شکایت وہ کرے در دربان
 وہ ہدایت خدائی سے مستزین
 لامکان سے وہ ہوا اہل مکان
 قرب ایزد سے ہوا وہ جب جدا
 مرغ لاہوتی وہ تھا طیران میں
 عشق سے وہ سوخت پروانہ وار
 خجہ حب محمد دیکھ کر
 تب ہوا وہ خال نور خدا
 اوس امانت کی حفاظت میں دوان
 اوس لطافت پر ہوا غصہ حجاب
 جس طرح سے شمس پر ہو دے سحاب
 فکر و نشان و غم روزی مدام
 ثبوت و غلبہ و خصوصت در زبان
 ہم ہوائے نفس کینہ و ریشہ ان
 بہت بہت فیض انوار الشفا
 ہم نے اوصافِ باہم بالیقین
 بین حجاب و غصہ کی پر یہ حجاب
 بہکان اوصاف سے جو نہایت
 تب نور پر رہا کی وہ مہر ات ہو

ہجر سے الہ پیش جان جان
 وہ محبت سے ہوا محنت گزین
 کنزِ مخفی سے ہوا اہل غیاں
 تب ہوا وہ منظم بذات خدا
 دام ناسوتی میں آیا آن میں
 شمع نورِ سعدی پر جان نثار
 دام میں نورِ اچھا وہ برف
 اوس امانت پر ہوا دل کے نثار
 اس بیان میں آگیا محنت کشان
 باد و آتش آب ہم چارم تراب
 اوس طرح اوس نور پر آیا حجاب
 اکل و شرب و زیب و زینت ہم نام
 حرص و دنیا ہم صدر بر منصفان
 طول و غلی تکل و غفلت ہیکر ان
 عدم و تعظیم و واسطہ استغیا
 یہ حجاب و یدِ رب العالمین
 تیرگی پر تیرگی بے ارتباب
 وصف پاکیزہ سے ہو ہو صوت ذات
 اوسین پھر دید خدا کے ذات ہو

پردہ مہر آت سے ہو ویران ہو مکان میں آشکارا لامکان سب وطن خویش از ایمان ہے سب او کی بحر دل میں موج زن	رائی و مرنی و مان ہو یک نگار تب تو وطن اصل ہو تجھ پر عیان س وطن کی با یقین یہ شان ہے نہ فیض نور احمدی کا وہ وطن
---	--

سب او کی ہے تیوری نور جان
کیونکہ جانان کا وہی اصلی مکان

تفصیل جوعاب سوم

یعنی تفصیل ہے سوال سوم کے جواب کی اور وہ سوال ہے کہ اگر دل تو اپنا ہمراہ کیا لایا؟
قَالَ اللَّهُ غَيْرُ بَعْهَانَهُ تَبَارَكَ وَلَعَلَّ شَاكَةً فِي كَلَامِهِ (الْعَلَى) + وَإِذَا أَخَذَ رَقَبَتَكَ
مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ

بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ۖ وَآلَا يَعْلَمُونَ

جو کیا تو رب سے با صدق جان پشت آدم سے خدا سے اسے ہوا جو کہ تھی اولاد او تھی اسے فنا حق تعالیٰ سے کیا سب کا ظہور ایک سے ہو ایک پسند الاھام پھر کیا فی انھما سب کو غافلان ضلع ضائع سے ہوا اون پر عیان خون ریز سے ہوئے دل بخود	یاد کر اوس مہم کو اسے جان جان جب کیا اولاد آدم کو عیان + پشت او تھی سے خدا صمد کیا پچھلین اولاد او تھی سے ضرور جس طرح سے دار دنیا میں مدام ایک لکھ میں کیا سب کو عیان خیر خوار کی عقلی کہ جو زمان موز پنے کے مثل تھا او کا وجود
--	--

پھر جو اس غم جو ہے یہ خطاب
 تب ہوا زمان رب العالمین
 کیا تھا دین نہیں پروردگار
 بان ہمارا ہے توئی پروردگار
 ہے توئی یکتا ہے رب العالمین
 جو ہوا میرے مرنے درجہ سان
 گزشتہ تیری مرداوان پر نشان
 ہے توئی یکتا مرنے ہر زمان
 دین تیری توحید کے ہم عقید
 ذات میں یکتا توئی ہے ہے غدد
 ہے توئی الٰہ رب العزت
 بان ہوا احمد کے پیدا تو فرور
 کف نہیں کوئی تیری اسے کردگار
 احدیت ہے ذات تیری یگان
 جب کیا یہ عید سے بالیقین
 تب ہوا اس عید پر شاہ خدا
 دار دنیا میں رہیں وہ مستقیم
 اس جہان میں جب وہ آئے زمین
 تب ہوا ان باپ کا اولاد آخر

ہو گئے وہ اولاد سے غم کا سیلاب
 جملہ ذریعہ آدم کو چن بین
 تب کہا قاتل بے سب سے بچا
 ہے توئی یکتا مرنے آشکار
 عالمین تیرے منظر ہر بالیقین
 ہے مرنے اوٹکا تو دالم عیان
 کب وہ ہوں پھر منظر پروردگار
 ہے خدا تجھ ہمیشہ ہم و جان
 لاشریک لک پہن ہم مستعد
 اسیر اقل ہوا اللہ احد
 ہم ملد ہے فی الازل ہم فی الابد
 یہم احمد کے آفت پر ہے مستور
 بان ہوا تجھ سے عہد آشکار
 احدیت کے بطن سے احمد بان
 وعدہ ہے ذات رب العالمین
 تاکر ہوں توحید باند پر خدا
 قلب اوٹکا ہے احمد میں سلیم
 عبدایمان پر وہ جسد راہین
 عبدایمان سے ہوئے وہ بے غم

دین اونکے پر ہوئے وہ نعت
ہے ہی نہ بان ذات مصطفیٰ

اونکے مذہب پر ہوئے وہ نعت
جو کہ سلم بن مرثد پر مصفا

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَوَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْكِرَامُ كُلُّهُمْ تَوَلَّوْهُ يَوْمَ
عَلَيْطَرَةَ الرِّسَالِ ثُمَّ أَلْوَاهُ يُعَوِّدَانِيهِ أَوْ يُنْصَرَانِيهِ أَوْ يُجَنَّبَانِيهِ كَذَوَاهُ مُشَلِّحٌ

فِي الصَّحِيحِ وَرَحِمَهُ اللَّهُ بِطُفَاهِ الْبَشِيرِ

جو کہ ہو مولود پیدا الہی
پھر کرین مان باپ اپن دین پر
جس کا تمام باپ بر دین ہو
جس کا نصرانی وہ نصرانی ہو
عبدۃ الاصنام کی اولاد جو
جو دہائی خادگی اہل نعت
اہل سنت و جماعت جو کرام
حبیب احمد پر رہیں برتدار
حبیب قلاؤ صحابہ پر مدار
اصفیاؤ اولیاء پر یہ فدا
دل سے مرشد پر ہوئے وہ جان نثار
صورت مرشد میں وہ اہل فدا
شہر زندہ وہ چلین اس خاک پر
عبدایمان سے وہ جسد باہرین

ہو تولد فطرت اسلام پر
اونکو نصرانی ہو دی اسے پسر
وہ ہو دی ہو گیا اہل چودو
جس کا نصرانی وہ نصرانی ہو
وہ ہوئی اہل صنم بے گفتگو
اونکی بھی اولاد اون کے طور پر
نسل انکی دین پر بے مدام
نام اہلیت پر جان نثار
جان دل سے فدا ہر صبح و شام
اہل حق بنکا ہوا پھر رہنا
وہ فدا اوس شمع پر پروانہ وار
اس فتنے سے وہ ہوئے اہل بقا
سیرت انکی روح کا آفاک پر
ہیں اوی شان سے وہ عارفین

وہ مذہب گزشتہ انسان تعلیم سے
 وہ نہیں ہر دم اس کی ندا
 جس طرح سے خاص سوال کبر و گار
 بھی جواب اولیا اوس طور پر
 مست ہیں وہ از اسٹ ایگمان
 گوش سے گرد و در ہو چنے عجاب
 ہم دنیا سے ہو غافل یہ جہان
 تب نہ تو وہ نہ رائے ذوالجلال

وہ اوسکی تعلیم مجھ بھر سے
 ہے جواب اونکا وہی قانونی
 ہے اوسی اطوار پر اب برتسار
 ذمہ دم جاری بلا خوف و خط
 ہے بلا اون پر بٹا سے ہر زمان
 ہوش سے بھور ہو غفلت سحاب
 ہم عقبے میں رہے روح و روان
 جان جاتان سے جو ہے وہ ہے زوال

اس حیثیت کی کوئٹہ سے مصطفیٰ
 از اسٹ خوب تر ہے بقا

تفصیل چہ چہ چہ

یعنی یہ تفصیل ہے سوال چہ چہ چہ کی اور وہ سوال ہے کہ دنیا میں کس نے کیا
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كِتَابُ الْمُنِيرِ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَهُ
 اے تعالیٰ تو نے انبیاء و ائمہ کی عبادت کے لئے کمال العرفان و بغیر المعرفۃ لا یسجد العباد
 یا الذین یزکون و ھکذا فی النفس بالتحیر و غیرہ من ذلک الخیر

سب سے پہلے انسان کی حالت جہان
 یہ نہیں پیدا کیا جس و جہان
 جب کہ جس سے عبادت مام
 ان سے جس سے عبادت میں ضرور
 بہر تعلیم و تفرق ان سے جان
 ان مگر یہ عبادت بیگان
 تب وہ ہوں مقبول ایزد الام
 ان کی غلطی ہو اس کا ظہور

انس میں پیدا ہوئے خیر الانام
 نور حق وہ صاحب لولاک امین
 جملہ خلقت عرشیات و فرشیات
 انت کثر ان کے وہی ستر نسیان
 جب ایزد سے وہی بکتا حبیب
 خلق خلقت سے وہی مقصود ہے
 جب ہوا اس انس میں اوٹکا خیر
 کے تابع خلق میں کل عالمین
 کیونکہ اس میں جسٹ عالمین
 ہے یہی قلب عوالم بالضرور
 پس مبادت اسکی جو منظور ہے
 کیونکہ اس کے دوست کا ہے پیو
 ہے جمالی سے لانا کشا و مان
 جو حقوق الہی و الفعال و زمان
 سدر می با حسنہ جان بکرام
 اسب و محنت ہم تجارت روزگار
 ہم فقر و ادا الہی ہر زمان
 شب جوع و عطش الہی ہر خدا
 ہم بنائے مسجد و مہمان سرا

با صفت جملہ عوالم کلام ہے
 فیض اونکے سے بر الخداک امین
 فیض اونکے سے ہوا الیز و عیان
 ستر اونکے سے ہوا الیز و عیان
 نور حق ہے واسطہ ہے وہ عجیب
 ذر و حیت وہ عابد و سجدہ ہے
 تب تو اہل خلق ہے اسیان عز
 پیشانی وہ اسیلی بالیقین
 پس عوالم سے ہے قاضی ترین
 اسکی خاطر جملہ عالم کا پیور
 عرش کرسی اس کی وہی پر نور ہے
 یک جمالی یک جلالی ہے فتور
 اس جلالی سے تہا ہر وہیال
 اکل و شرب و پوشش جو کسان
 حق ہمایہ واجب تمام
 درد و بیماریاں تن لیل و نہار
 رحم و شفقت بر عیتم و بیگان
 داؤن صدقات ہر کسب
 چاہ و ہل ہو فیض میں سے برکات

ہم عباد میں جو جس پر خاص عام
اس عبادت جلالی سے مدام
اوس عبادت سے ملائکہ و ورہین
سن ذرا فیل مجھ سے اے پسر

بچہ نہیں تیرے جو نفع انام
جے مشرت انس نزد خاص عام
وہ جہانی و رستے سرور ہیں
تب تجھے ہو اوس عبادت کے خبر

الْمُعْرِفَةُ كَالْبَذِيرِ وَالْمُحِبَّةُ كَالشَّجَرِ وَالطَّاعَةُ كَالشَّمْرِ وَالْأَشْكَارُ تَتَّبِعُ الْأَشْجَارَ

ہاکنذا فی الخیر و روح البیان۔ واللہ یعلم بہ اہل الایقان

معرفت بر چیز کی نزد فہام
جے محبت نزد عارت چون شجر
جے عبادت اوس شجر کی چون شجر
تخم عرفان جس طرح سے خوب تر
پس جو آیت میں عبادت باسداو
جملہ عالم کو کیا پیدا خدا
قدرت ایزد کا بس عرفان ہو
ذات انسان کو کیا پیدا خدا
معرفت ایزد کی ہو وے آشکار
ہو خدا ایزد پر یہ سبیل و شمار
ذات احمد جے جو شمع کردگار
تا رضا جوئے احمد میں مدام
اونکی طاعت ہے جو طاعت کردگار

تخم کے مانند ہے وہ لا کلام
تخم عرفان سے ہو اوجو ہنر تر
ضعف قوت میں فخر طبع شجر
ہو درخت حب و سیا بار و ر
جے کمال معرفت اوس کے مراد
تاکہ ہو اظہار قدرت کبریا
عارف قدرت بعد ایقان ہو
تاکہ اوسکی ذات پر ہو یہ فدا
آشکارا ہو خدا کے نور و شمار
عشق احمد میں کرے جان کو شمار
اوس پہ ہو یہ سوختہ پروانہ و ر
جان و دل سے یہ فدا ہو صبح و شام
قرب اونکا قرب حق جو آشکار

<p> نرات اونکی ہے جو فیض سرمدی سینہ بریان چشم گریان نواز زار بولینے المذنبین کے بامرام آتش حیران کے تفتہ آستینوں مجھ پر حیران سے قیامت آشکار قلب اقدس اس کے ہی سرور ہے جان جانان پر فدا ہے و اشلام تب تو حیران وصل کی بیشک دلیل یا محمد ہے تو فی مقصود حسان جان فدا اوس پر ہوئی اگر جان جان جملہ طاعات ہے اہل ساسا اہل درویشیم نشین کسبہ اہل درویشی اسرار حق ہین فدا ان پر ہے اہل ساسا پشت آدم ہین ہی سجود ہین ہین مخاطب اوس کے جو اہل ساسا </p>	<p> دید اونکی ہے جو دید بایزدی اونکا طالب یہ ہے لیل و نهار آدنا اس کا پیشہ ہو بامرام پائے بستہ دل شکستہ ہر زمان خون دل کے یون لکے نزدیک ہجرتی اگر آپ کو منظور ہے پھر تو بہر وصل ہے یہ مقام تیغ حیران کے ہوا جب تیغ قتل درد دل کے ورور جان یہ ہر زمان آپ کی الفت میں جو ورور دستان لذت درویشان پر ہے ساسا اہل درویشی داران خدا اہل درویشی انوار حق اہل درویشی طالب خدا حقیت حقیقت سے ہی مقصود ہین ہے ہی نہرمان نرات کبریا </p>
---	--

وَلَقَدْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً لِّكَ اَلَا تَشْعُرُوْنَ
 مَنْ یُّضِلُّ فِیْهَا وُیْسِفُكُمُ الذِّمَّاءُ وَتَحٰثُّ الشَّجَرُ وَتَحٰثُّ الشَّجَرُ وَتَحٰثُّ الشَّجَرُ اَلَا تَعْلَمُوْنَ

یا دگر اسے عالم علم نپسان
 بین کردن پیدر خلیفہ در زمین
 ذات او کی بن خلافت کا اثر
 تب فرشتوں نے کیا اوی کر دگار
 او کی جو اولاد ہووے در زمین
 ہمہ کرین تیری عبادت انجید
 پس اگر ہے خواہش خلق کشیر
 تا کہ میں تیری عبادت وہ مدام
 خاک و بار و آب آتش سے ضرور
 تیرگی سے جب ہوئی او کی سرشت
 جب کہ ہے منظور عسکریان کا ظہور
 معصیت میں مبتلا تھے جنیان
 جب بنی آدم ہوئے اہل گناہ
 تب تو او کی خلق کیوں منظور ہے
 تب یہ فرمایا خدا سے کر دگار
 اے فرشتہ تو شان میری ہے عظیم
 بیاں ہوں میں اسے جو لا کلام
 تمہیں ہووے اک مسلم آشکار
 آتش خدا سے ہو سوخت

بب کیا رب نے فرشتوں پر جان
 مستبعد سے خلافت بالیقین
 وہ سرشتی ہو خلیفہ بے قطر
 اوس خلیفہ کو نہ کرتو آشکار
 کفر و خونری کرین وہ غدرین
 ذکر تسبیح و محمد پر شنا
 کہ فرشتوں کو تو پیدا اسے قدر
 عصمت ذاتی سے پس عالم مقام
 تیرگی و معصیت کا ہو ظہور
 تب تو خاصہ او کتاب افعال ثبت
 تب ہلاکت جنیان تھا کیا ضرور
 تب ہوا تیرا غضب او پر عیان
 روز و شب ہوں وہ گناہوں تباہ
 عقل کا برگزیدہ دستور ہے
 عالم علم نپسان و آشکار
 علوم حکمت ہوں میں بچنا سکھ
 تمہیں ہو جانے اوس کو مدام
 اہل نبوت اہل کسب و سعادت شعار
 بے بصیرت عین حق اندخت

خاکوں میں ہو عیان نور ہر دم
 خاکوں میں ایک ایسا وہ جیب
 کنز مخفی سے ہوا اوس کا نور
 وہ اسیلی اوس سے جملہ نور و نار
 تم ہونے طاقت سے اہل افتخار
 گر پے عصیان سے وہ ہیں آلودگان
 تم ہو دردی وہ ہیں دردی آنکھ
 دیکھتے ہو انکو تم اہل گستاخ
 گریہ زاری اونکا پیشہ صبح و شام
 وہ نہ طاقت کے کرین کچھ افتخار
 خاک سے وہ خاکیاں ہیں مثل خاک
 بار سے وہ باد پا در جستجو
 تار سے وہ عشق میں ہیں بالضرور
 خاک سے آلودہ ہون و ہون
 جسم اونکو ہو مکان میں برقرار
 گوشت و پوست بول جامت لکھیاں
 گوشت و پوست سے خاکیاں
 پھر دیکھا ہوا ہون کو سبیاں گنہگار
 پھر دیکھا ہے تم کو افتخار

جس کی خاک پاہو اوٹھ علیہم
 جبکہ خاطر تم ہوئے اہل نصیب
 فیض اوس کے ہوئے تم اہل نور
 ہیں تغلیٰ جس سے عالم ہر شکوہ
 ہیں سیادت سے وہ اہل انکسار
 ایک سیر غم میں فرسودہ تنہا
 وادی و دردی میں فرق پیشا
 کچھ بھی دیکھو اونکا تم نال و آہ
 ورد اوٹھ ہے غلتا لاکھ نام
 دانا خود کو وہ کہیں بے وقار
 آپ سے وہ شکیدہ ہر دن خاک
 ایک لحظہ دور نور را رو برو
 سینہ بریان پر کائنات اہل نور
 فرش سے وہ عرش پر لا بر روان
 روح اونکا لا مکان میں باوقار
 اوس سے کیا بے طاقت او کو حیاں
 نور و قندیب ہرگز اس عیان
 ہوں وہ عبودت انہی بے غلط
 بھی عصیان سے ہو انکو غلط

پس فرزند من کچھ درکار ہے
 تبت اپنی دیکھتے ہو یا خدا
 میں ہوا محبوب جملہ فلکیان
 جبکہ وہ محبوب کے محبوب ہیں
 عمل اپنا دیکھتے ہو یا سرور
 عالم علم خدا کو ہو سجود
 خاکیاں تخت پر سنا نشین
 شکر و خدام و غلمان و قصور
 عرش و فرش و آسمان جملہ جنان
 سائر خلقت جو ہے درحضور
 ہیں فرشتے عسکر رب العلاء
 ایک ہر شاہ لازم اہل راز
 عسکری لائق مہراز پادشاہ
 جو وزیر خاص دستور الیمین
 راز دار پادشاہ ہے اہل خاک
 عشق و رقت سے یہی ہیں ماہرین
 پس گروں پیدا غلیفہ درجہ
 دل گستاخ سینہ فتنہ بانساز
 ہے خدائی کا وہی اسرار دان

جس کو میں چاہوں وہی منتار ہے
 حبت میری اون سے بھی دیکھو راز
 بسکہ ہیں محبوب میرے فلکیان
 پھر نور برتر تم سے وہ مرغوب ہیں
 عالم او نکا با غافل دیکھو سرور
 عابدین ہوں ساجدین ہرودود
 نوریان اوس تخت کے ہوں علین
 پادشاہی کے لئے ہے بالضرور
 جملہ املاک زمین و آسمان
 ہے لوازم سلطنت وہ ہے خطر
 خادمان خالق ارض و سما
 اہل راز پادشاہ ہو مہراز
 لائق راز شہان ہر اہل جاہ
 راز دار پادشاہ وہ بالیقین
 کیونکہ اہل خاک بیشک دردناک
 علم و حکمت سے ہی ہیں خویراں
 راز دار این مکان و لامکان
 حامل ذات خدا وہ اہل راز
 سراوس کا ہے خدائے دو جان

گزشتہ اور خلیفہ رازدار
 اسے دشت کشت گندم کی
 جو سو اٹھ گیارہ کشت زار
 ہر حیوانات وہ مقصود ہے
 پس بنی آدم سے جو ہیں مومنان
 جو منافق اوٹے بھی کفار ہیں
 آخور حیوان دونوں بیگمان
 اہل ایمان سے جو صادر ہے گناہ
 حکمت ایزد سے ہے وہ بیگان
 گرچہ ظاہر میں گناہ مومنان
 ایک نزد قادرِ قیوم و و
 کیونکہ افعالِ خدا کے جسم و جان
 عزت و ذات جو ہے ہر نام
 لامتناہی و نصیبانِ جہد مردمان
 نقص قطعی سے ہم وہ خیر ہے
 شرکب ہوں جملہ افعالِ خدا
 فعل بندہ نسبت بندہ ہے شر
 ہے قدر کا خاصہ خیر و کمال
 نسبت افعال و وہ ہیں آشکار

تب تو نہیں پیدا کرتا نور و نار
 غلہ ہے مقصود نزد عارفان
 وہ نہیں مقصود نزد ہوشیار
 بعض ہر نام وہ مقصود ہے
 میں وہی مقصود نزد عارفان
 چون گیارہ و گاہ اہل تار ہیں
 میں منافق اور سارِ کافران
 حسب رتبہ و انما شام و بچہ
 او میں ہیں اسرار نزد عارفان
 میں ہر امر شر نزد شر مہمان
 اقتضائے خیر ہے بے گفتگو
 میں ہر وہ خیر نزد عارفان
 پادشاہی و گدائی کے عوام
 خوب و زشت و جو کہ ہوا شریان
 خیر کا فاعل وہی زخیر ہے
 شر سے وہ پاک ہے بے اشترا
 شر کا لا بد ہوا ہے یہ مق
 خاصہ عادت ہوا شر و زوال
 او کے جانب خیر شر ہی پر شمار

سبھی زبان فرات کر دگا
سُن خورمی سے کر تو خطار

كُلُّ النَّاسِ مَالِكٌ لِّمَا يَكُونُ لَكَ يَوْمَ تَكْفَىٰ وَكَذَٰلِكَ يُخَوِّفُ الْفُتُوٰنَ اَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ كَفَاٌ بِمَا يَكُونُ لَكَ يَوْمَ تَكْفَىٰ وَكَذَٰلِكَ يُخَوِّفُ الْفُتُوٰنَ اَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ كَفَاٌ بِمَا يَكُونُ لَكَ يَوْمَ تَكْفَىٰ

<p>حق تعالیٰ کا پرسان اے لیب اک نکاب زمین و آسمان جس کو چاہیں اور کو بخشیں تاج و تخت جس کو چاہیں تو کرین اور سوسل عزیز خداوندانے ہے توئی دغیب سے توئی ناریب ہر شے پر قدر گر نہوتا ذات انسان کا خیر یعنی نہ کر نہوتا ذوالجلال گر نہوتا اس کے نصیان کا ظہور نفلت بشری سے ہوتا پاک صاف تب تو نیک نظر اس میں غفور نظر رحمان ہی اے نیک دان نظر ستار ہم ذات تسلیم نظر صفت جلالی کر دگا رہا نظر خیر ہمار ہم ہمت ساز</p>	<p>کرشنا اس نور میری اسے لیب ہے توئی اسے خالق ہر جسم زبان جس سے چاہیں اور سے کیوں نکال دین جس کو ذلت و زین وہی ہو بنا ماخیز میں تیرے ہمیشہ شیش شے سوا کب قدر تہ حق کا اثر باد و وصف ذات یزدان ہر نصیب نظر حمد محسن اہل جمال وانما طاعت میں ہوتا باس چون فرشتہ پاک ہوتا بے لاف نظر غفار بھی اے ذی شعور نظر رحیم حسین سومن نظر رحیم حسین صوری اکر جسم نظر صفت کمالی بیشمار ہم شعور ہم قدر و اسے ہمار</p>
--	--

ظہر شافع فطیع المذنبین
 نیست و تابور ہوتا یگان
 ذلت شافع ہوتی آشکار
 رہت بغیر الورا روز شمار
 اسلئے ہے یہ حدیث کردگار
 ہے یہ طبرانی سے بھی تعبیر میں

ظہر و فطیع ذنوب المومنین
 سبقت رحمت بھی ہوتی بے نشان
 عظمت شافع بھی ہوتی بے وقار
 کھپت ہوتا نزد غفلت آشکار
 در یو ا قیت جو ا م آشکار
 غفلتانی سے بھی ہے تحریر میں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ لَوْ لَمْ تَذُنُّوا لَذَهَبَتْ بِكُمْ وَخَلَقْتُ خَلْقًا
 يَذُنُّونَ لِيَسْتَغْفِرُونَ فَأَغْفِرْ لَهُمْ وَقَالَ عَلِيٌّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِوَعْدِ اللَّهِ
 وَأَعْتَابِهِ الْكِرَامُ لَوْ لَمْ تَذُنُّوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ آخَرِينَ يَذُنُّونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ
 فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيَخْلُسُ الْحِجَّةُ ذَوَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا نَاسِي

گر ہووے مومن کو اور جہان
 تب کہے پیدا وہ دیگر کائنات
 طالب غفران وہ ہوں پھر آشکار
 پر تو جنت میں وہ ہووین دغلیں
 جہر و اخذ زکوٰۃ اے کاسیاب
 لائق غفران میں اہل گناہ
 چشم گریان سینہ بریان یہ دم
 درد انکا و درد کے فائق ضرور

کچھ گناہ فائق ہر دو جہان
 میں سے ہوا ریب ظاہر معصیات
 تب تو جنتی او کو وہ آمرزگار
 کیونکہ حق داران جنت مذنبین
 اوس کو جو مفلس نہیں اہل نصاب
 مستحق جنت کے یہ سب باشندہاہ
 درد و دل سے ہیں یہ سوزان مسجوشام
 عشق تلمی ت ہوئے یہ اہل لار

ہے اَمِنْ الْمُنْذِرِينَ تَزِيلُ سے
 آہ مذنب دوست تر تر دُخا
 نالہ دل جب کرے غم ہر اشم
 آہ وزاری سے کرے جب وہ ندا
 ابر بارانِ حق توئی عالم پناہ
 یا بخیری تجنا من ماویہ
 رحمۃ العالمینی یا غفور
 ظلمت عصیان سے ہون میں پرزین
 دستگیر اسے دستگیر بیکان
 گر ہو امداد تیری ہر زمان
 تو دوائے درد دل اور جان

دوست تر تسبیح جبرائیل سے
 زجل اسرائیل سے بے استرا
 اوست لرزان ہوئے بس غمِ غم
 یا شفیع المس تبین یا معطف
 من ز عصیان خشکالی چون گیارہ
 نارِ حبرانِ جمالت حصار
 یا حبیبی انت مصباح القصد
 راہ بنما یا شفیع المذنبین
 انت عونی انت عونی ہر زمان
 پھر تو ہوں حمد عوالم مردگان
 تو شفا ہے حمد علت عاشقان

قل خیر می انت ربی یا بیل

انت حبیبی انت لی نعم الوکیل

تفصیل جواب خیم

یعنی تفصیل ہر سوال خیم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کیا لیا گیا
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ہے یہ قرآن میں بیان اگر سونق
 نورِ نوری شرا سر اقدم
 ن و لغم سے لکھ صفحہ جہان

اس طرح قرآن خلاق جہان
 یا حبیبی شافعِ جسدِ اعم
 اس طرح غنچہ دہان سے کر بیان

حُب ایزد پند اگر ہو مستقیم
 تب تو میرے امر کے ہوتا بعین
 پیروی میری محبت کا کمال
 پیروی میری یقین سے ہو نشان
 حب میری شرط حب کسب سدا
 جس خیال میں حب میری پائدار
 تب میری سے جو ہو خیال خیال
 حب احمد ہے یقین حُب خدا
 شرط سے شرط پس موجود ہو
 پس اگر ہے دعوئے حُب خدا
 تب تو وہ قد میں احمد پر ضرور
 پائے احمد کا خیال پر ہو نشان
 پائے احمد پر نہ ہرگز پار کھینچ
 تب تو ہو وساد دعوئے حُب خدا
 پس وہ ہوں محبوب ایزد و ہیکل
 ان نقائص بظاہر سے اوکھے گناہ
 کیونکہ بیشک یکتا وہ غفار ہے
 محکم وہ ہوں محبوب ذات مصطفیٰ
 دل سے جب وہ مصطفیٰ پر ہیں خدا

دعوئے حُب خدا اگر ہے سقیم
 پیروی میری کرو نہ با یقین
 حُب احمد عین حُب ذوالجلال
 ہے کمال حُب ایزد و کائنات
 او پس یہ موقوف ہے بے امترا
 اوس خیال سے حُب ایزد آشکار
 حُب ایزد کا ہوا و سمین نشان
 ہے یقین ایمان حُب مصطفیٰ
 شرط کے مفقود سے مفقود ہو
 شکرون کے دل میں ہر صبح دعا
 صدق دل سے سر رکھیں بے سرور
 سر رکھیں اوس جاسے ہر بات و خیال
 سر رکھیں اوس جانے ہر دل سے جھکین
 آشکارا ہر زمان بے استرا
 مصیبت سے پاک ہوں درد و جہان
 وہ ایمان حق میں ہوں تمام و بجا
 بوقت رحمت سے وہ ستار
 کیونکہ ہے محبوب اور غائب
 ہیں خدا اول پر ہر حال

ہیں طفیل اللہ خلقت کے مدام
 خاص خلقت سے وہ پُر نور ہیں
 خاص محبوبیت باحد و قار
 بوی طفیل سید خیر الانام
 است خیر الو را کو بے نصیب
 جملہ اطاک و رسل ہیں اوس کے دور
 انبیاء میں سے نہیں ہیں سر بلند
 ہر ذات سے یہ پکنا حبیب
 انبیاء اگرچہ ایسی ہیں ضرور رہا
 ہاں ان مصطفیٰ کو جو نصیب
 پیروئے مصطفیٰ سے اور بہان
 ہے رضا او کی رضا کے کردگار
 ہے رضا خواہ محمد خود خدا
 غریب عشاق یہ ہے استرا
 جو کہ بویہوب مشوق حسان
 عاشق و مستحق میں یہ اتحاد
 پس رضا او کی رضا خوش ہے
 پس رضا عشاق ہر دو بہان
 پس رضا سے ہے رضا کردار

صرف از دلفتن خیرین الانام
 خاص محبوبیت کے دور ہیں
 ذات احمد پر کیا حق نشا
 صد ہزار ان او پے صلوة و سلام
 خاص محبوبیت کے اس لیب
 لیکناوس کے ہے یہ است یا سرور
 اوس کے یہ است ہوئی ہے ارجمند
 تابعان متبع کے ہیں با نصیب
 وہ طفلی اس کے برتر با سرور
 انبیاء اوس سے نہ قالض کے لیب
 ہے رضاے مصطفیٰ مقصود جان
 بل رضاے ایزدی او پر نثار
 کیونکہ احمد نور ذات کبریا
 متفق اس پر ہم اہل صفا
 ہے قدا و سپر رضا خفا
 ہے وہی وہ ہے ہی باحد و داد
 پیش اوس کے جو کرد و راندیش ہے
 ہے یہی مقصود جسد مومنان
 بل رضاے ایزدی ان پر نثار

پس رضائے سب غیر الہ نام
پس رضائے امدی ہمراہ خویش
تب نوراضی تجھ سے ہو پروردگار
تب تو حاصل ہو مراد جسم و جان
وید احمد سے یہ دل شل ہو

دار دنیا میں نور حاصل ہو
تو حق بجا تو پاس در و دریش
ہو رضائے ایزدی تجھ پر نشان
چشم سرست وید خلافت جنان
وید جانان سے یہ پیر الوار ہو

تب ثبوری کو بیان دیدار ہو
وید ہمدین سے شل ہو

تفصیل جواب ششم

یعنی تفصیل ہے سوال ششم کے جواب کی اور وہ سوال ہے کہ تو کیا سوچتا کیا جان بھانگا؟
قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَسُوتُ يُعْطِيكَ رَبِّكَ فَارْضُ قَالَ فِي النَّفْسِ الْغَائِبَةِ
وغير من ذوالنحر اريد ان المحققين العارفين + والمدققين الواسعين +
قدس الله سرهم المبين + قد اتفقوا على ان الحقيقة المحمدية + والمادة
الاحمدية + اصل كل حقيقة بغیر الہیہ + غلوت وظهر بالادوات الارزاق
وسلم جميع الكائنات العلوية والسفلية + وكل ما قرب منه بالحكمة الالهية
يعود اليه كالماء الحقيقة الكلية + اذ كل شيء يرجع الى اصله بالقضية
المردية + فاهل الحال يهتمون عند الصفة الجاهلية واهل الجلال يهتمون
عند الصفة الجلالية + واهل الصانع عند ما بالطريقة الكمالية + وكل صفة
تبلغ الى الغاية الابدية + فهذا ابقاء عدا الله تبارك وتعالى + وَنَسُوتُ
يُعْطِيكَ رَبِّكَ فَارْضُ

قول بزدل سبک عالمیان ہے
 یا جیسی مائیے کون د مکان
 جو کہ ہیں جملہ عوالم بے شمار
 سب ہوئے تجھ سے ہویدان بنگان
 اقم جملہ عرشیات و فرشیات
 فیض نیرے ہوا جو کہ عیان د
 اقم سے اولاد ہووے گریہ
 درو و زاری آہ و نال ہو دم
 فرقت ہجران سے بے آرام ہو
 کب او سے عیش و طرب کا ہو خیال
 پس عطا ہو کر دیں من غفریب
 جو ہوا تجھ سے جدا اسے دل رہا
 تلخے ہجران جان سے رو بہ
 قرۃ العینین سے دل شاد ہو
 جان بہان سے ملے جب شادی
 وصل کی لذت سے ہووے بہ نرا
 جب عوالم تجھ سے ہووین واصلین
 بل غنیف یا محمد مصطفیٰ
 جب ہوا یہ وعدہ تجھ سے آشکار

واضحیٰ سورہ میں بالہر مان ہے
 ہر تیری شائع ہر دو حیران
 عرش و فرش و ملک الی نور و نار
 اصل جو ہے توی مقصود جان
 ہے توی یکتا نے رب الکائنات
 اصل تو اور شاخ ہیں وہ بنگان
 تیا تو مادر غم میں ہووے بتلا
 کاہ مادر سینہ بریان صبح و شام
 جو قیامت نیران سے پر آلام ہو
 کیونکہ ہجران سے وہ دائم پر مال
 تاکہ ہو ضمہ العجب الی عجیب
 وہ ملے تجھ سے بلا چون و چرا
 وصل شیریں سے بہ جان مسرور ہو
 راحت سینہ سے دل آباد ہو
 تب تو ہووے شادمان حق و ریا
 ترشیا ابلا و منہلا فرحیا
 تب تو پہنچے خبر سے رب العالمین
 مجھ کو ہے منظور پس تیری رضا
 ہے رضا جوئے غم کر و غمار

ہر طرح تیری رضا منظور ہے
 تب تو ارادین حبیب کبریا
 فیض میرا جب ملا مجھ سے ضرور
 جو صفت تھی جس صفت سے افکار
 جو جمال تھی جمالی سے عیاں
 جو جلال سے جلالی آشکار
 دو صفت سے جو مرکب ہے ضرور
 کل لیلیٰ یزید سے استرا
 ہر صفت اپنی صفت سے بارضا
 جب ہوا باطن سے باطن متصل
 جس کی بجائے شلی ہووے مستقیم
 اصل ہے سے ہے بی ہوشان
 سورہ واللیل میں رمز نکار
 جبکہ رضی اور رضی ہو عیاں
 غرض اس بجائے یگان
 شوق و غماز ہوں رضا جو کہ حبیب
 ہو وہی مسودہ جہاد میں
 کھنکھانے والے ہوں اسکے مرور
 لعل و طاقین جو اسکے ذاکرین

وہ کروں میں ہے تو سرور ہے
 کیوں نہ اعلیٰ ہو میں تجسور خدا
 پس کیوں کر اوس سے دل ہو ہرور
 پیش اسل غولش ہے وہ پائدار
 اصل سے واصل ہوں وہ یگان
 اصل اپنے پر ہوا اوس کا قرار
 وہ ہوں دو نوشتے واصل ہرور
 اصل اپنے سے جو ہے قول صفا
 ہوگی واصل بلا چون و کسرا
 ہر ذریعہ کیون خوشنود ہو کر ازل
 کیوں ہو کر ثمر و روئے نسیم
 کیوں ہووین واصل سے وہ شادمان
 ہے ہی و کسوت برکتی آشکار
 تب تو ہوں خوشنود تیرا نیاں
 ہو رضا نے مصطفیٰ لا بر صبا
 ہوں انکم ہمارا وہ یگانا حبیب
 بکر ہمارا اوس کا ہو جان آفرین
 ہو مراد جلد وہ ذاب ہرور
 ہو وہی مذکور حبیب الیقین

فعلی و خان حیدر اسکے طالبین
وید او کی کے ہمہ یوں خائفان
جو مرتبہ اسکے ہیں نزدیک
جو سزاوار و راہ ہو غیاں

ہے وہی مطلوب جلا سے امین
سبک تر شائق خدا سے دوستان
بعض دوسے ہوں عیاں ہیں ہوا
جو سزاوار خدا وہ ہونیاں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَ أَهْلَهَا لِأَعْرِضَ عَنْكُمْ كَرَامَتِكَ
وَمَنْ لَكَ بِئْسَ عِدِي وَ لَوْلَا أَنَا لَمْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا. مرواۃ ابن عباس و العلامة
الدرقانی کما صرح المصنف علیہم الرضوان الصمدانی ۔

حق تعالیٰ نے یہ فرمایا عیاں
میں کیا پیدا یہ دنیا بالضرور
اس لیے تائین کروں او کو مدد
جو کہ تیرے ہیں مراتب بشمار
جو کہ تیری ہے کرامت نزدیک
گرد تیری ذات کا ہوتا ظہور
جن وانس و سائر اہل زمین
جو سوا انکے عوالم بے شمار
یکہ سیرا بھی نہوتا کچھ ظہور
جو کہ تہذیب و فرشتہات
ہے اصلی ایک وہ ہے خدا
بے طفلی ملکہ جو شاہ و گدا

یا محمد بشر تیری بیگمان
بھی جو خفت اس میں اہل نار و نور
عارفان رب خیر الانام
اوسے ہوں وہ ماہرین اہل ہند
اوس سے ہو زین ماہرین وہ ہادہ
پھر تو کب ہوتا ظہور نار و نور
حمد افلاک و فلک عرش یزین
کچھ ہوتا اوسے ہرگز آشکار
رب نہ کہتے تجھ کو اہل نار و نور
ہے اوسی کی خاک پایا بیتاب
ہے خدا کے خلق وہ ہیں الہا
ہے وہی شاہ و شہان بے سزا

ابتدا و انتہا کا وہ نشان
 اول آخر وہی یکناظم
 گنت گنت اعداد ہی ترنیاں
 اوس نبان سے گر نہوتایہ میان
 گرچہ یکناظم یکدہ ہے وہ ضمہ
 حق تعالیٰ سے ہوا یہ مصطفیٰ
 وہ خدا میرے خدا سے آشکار
 مان وہی یکناظم ہے لاشریک
 ہے رضا جوئی اوس کی بیگمان
 ہے وہی ایمان جملہ عارفین
 اس رضا جوئی سے جو مجھ سے
 گرچہ ایمان کا کرے وہ ادعا
 جو رضا جوئے حبیب مصطفیٰ
 ہے اسی کا میں رضا جو کر دگار
 راضی و مرضی وہی نزد خدا
 وہ قبائلی حق سے ہیں مستور ہے
 وہ اقصائے حق سے ہیں پر نور ہے
 اسے خدا کے خالق ہر نور و نور
 اوس رضا جوئی پر ہرگز ہر زمان

وہ نشان بے نشان بیگمان
 ظاہر و باطن وہی یکناظم
 اوس نبان سے یہ ہوا جملہ میان
 تب میان ہوتا غلاق جہاں
 ایک احمد سے ہوا پیدا احمد
 مصطفیٰ سے بھی ہوا پیدا خدا
 اوس خدا کا یہ خدا یکناظم کار
 وہ مشرہ ہر طرح یکناظم
 نور نوح و نبان نزد بہان
 عارفان صادقان و مسلمین
 وہ منافق حق سے بیشک دور ہے
 اذعان سے وہ ہو اہل رضا
 ہے وہی محبوب ذات کبریا
 ہے رضائے ایزدی او پر نثار
 ہے رضائے احمدی پر وہ خدا
 وہ رضائے حق سے ہیں سرور ہے
 وہ رضائے حق سے ہیں سرور ہے
 وہ رضائے ذوق بر سرور و مار
 ہستانت غیبی ہستانت جہاں

اوس رضا جوئی کو دالم شادمان
 اوس رضا جوئی کو حیدر مونسین
 اکب جوان جس سے فائدہ الابد
 وہ بقائے حق سے باقی ہو مدام
 قریب احمد سے وہ بس سرشار ہو
 بحرین وہ محو ہووے قطرہ دار
 ستر سے جب ستر ہووے متفصل
 پھر دولی ہو دور از روئے عقد
 میم سے مستور ہے وہ درجیان
 ہے آفت سے دایما وہ سرفراز
 ہے آفت اور میم سے اُمّ الوجود
 حیدرین و اوسپہ دالم ہے شمار
 عاشق و معشوق وہ یکنات دیم
 و مست غلغلی سے وہ مستور ہے
 خوشیات و فرشتیات کائنات
 اصل میں شمعان او کی شان ہے
 اصل میں یکنادہ معبود جہان
 ساجد و معبود وہ یکتا کریم
 ہے مقید وہ شریعت میں منور

ہونہان و جان حیدر مونسین
 اکب جوان دل سے جانین یقین
 پیش ایزد زمرہ مومن باسداد
 وہ لقا سے ایزدی سے باسرام
 دیدار جان سے اوسے دیدار ہو
 تب وہ ہو زقار بحر ہے کشتار
 تب تو ہووے جان جانائیکل
 تب رہے باقی وہی یکتا عقد
 تاج بھی اوس کے سر بیگان
 نام احمد حیدر ایزد ہے نیان
 حمد باقی ہے وہی اہل سجود
 عابد و محمود وہ یکتا شمار
 اوسپہ دالم غلغلی غلب
 ہے اخذ ظاہر میں مطلق نور ہے
 ہے اوس کے فیض سے بالینات
 انما انا عبد رے قبیان ہے
 ہے شریعت میں وہ عابد بیکان
 عابد و معبود وہ ذات غلب
 عبدہ و رسول اہل سرور

یک مطلق وہ حقیقت میں مدام	نور ایزد خالق جملہ انام
کنز مخفی سے وہی نور بسین	احدیت کا بستر باطن با یقین
اہل وحدت سے وہی بستر بیان	واحدیت کا اوی سے ہے نشان
ہے مفیض و فیض نذر عاقلان	نور مطلق خالق جملہ جہان
ہے شریعت چون لباس مہمان	ہم حقیقت مثل ذات و لہران
پس شریعت میں جو احمد ہے عیان	ہے حقیقت میں آخند وہ بیگان

قال فی روح البیان والتجید + والجامع الکبیر + عن الامام الواسطی وغیرہ
 من التمارید + قدس اللہ سرہ المنیر ان اللہ تعالیٰ اسماؤہ ولوائہ نعمائہ
 قد اخبرنا بالایۃ الکریمیۃ من شان حبیب اللہ + ان الذین یتابعونک علی انشاء
 یتابعون اللہ + بان البشریۃ فی بیتنا علیہ الصلوۃ والسلام + وعلی آلہ
 واصحابہ البرۃ اکرام + عاریۃ + واضافۃ + احقیقۃ فظاہرہ یخلفون
 وباطنہ حق ولذا تجوز السجود لہ اظہر دون ظاہرہ لان ظاہرہ من عالم

النفید و باطنہ من عالم الاطلاق

رہنم خیر نور اے انتہا	نفس مذکور جلی سے اے فتا
خود یہ فرماتا ہے خلاق جہان	یا جمیبی باعث کون و مکان
جو کہ تیرے دست پر ہو وی مرید	وہ یراستہ سے ہوا بیشک رشید
دست تیرا دست ایزد بیگمان	دست سے وہ پاک ہی نذر دہان
نور احمد جب ہو نور خردا	تب دوئی کا اوٹھ گیا کل استرا
جب دوئی سے دور ہو ذات قدرا	پھر توبانی ہو وی بیکت آخرا

قید اثنائی فیوہ سے آشکار
 پس یہ فرمان خدا کا نام
 جو کہ ظاہر میں ہو تجھ سے فیضیاب
 کیونکہ تجھ میں بشریت جو آشکار
 محض ہر نام ہے وہ پردہ پوش
 کیونکہ ظاہر میں وہ محبوب خدا
 خود خدا باطن میں ہے وہ لا کلام
 اور محبت اور ذات اہل سروری
 اس لیے باطن کو اونکے سے این
 بے شبہ باطن میں وہ مسکود ہے
 پس وہی غایب وہی محبوب ہے
 ہے وہ ظاہر میں محبت و لا کلام
 روشنائی قلم و اوائت جو
 روشنائی قلم سے جو بھکار
 ہے اسی راوائت سے وہ غیر تمام
 یہ اسی اجمال سے تفصیل ہے
 ہے توسط بانو شاد کا مقام
 ہے توسط قلم و اوائت میں
 رہے کاغذ پر توسط سے عروہ

قائل و جامع وہی یکتا آشکار
 یا یحییٰ نور نوری لا کلام
 فیض باب حق وہی ہے ارباب
 وہ حقیقت میں اضافی مستعار
 اس سے ماہر عارفان اہل ہوش
 عہدہ مخلوق ہے بے است
 بہر کسب احدیت رب الانام
 خود خدا و خود کسب و پیغمبری
 سجدہ مخلوق جائز بالیقین
 سب ظائق کا وہی مقصود ہے
 بے شبہ وہ عام و محمود ہے
 ایک باطن میں وہ مطلق و فیاض
 و حقیقت ایک ہے بے گفتار
 روئے کاغذ پر ہوا ہے آشکار
 وحدت ذاتی سے کثرت کا مقام
 صاحب وحدت کی تجہیل ہے
 موجب تفصیل ہے یہ لا کلام
 شہ ہے وحدت او کی ذاتین
 ہے قلم کا فیض و حجب و سنون

جب قلم نکل واسطے سے پاک ہے
 جو توسط کی ہے ظلمت در اثر
 ہے توسط کا جو ظلمت اُلوٹ
 گرچہ حرفون میں وہی جسبِ خفی
 لیک از روئے مراتب بالضرور
 اسیلے ہیں تین اسما بالیقین
 احدیت و عدت سوم اے نیکدان
 ہیں وہ از روئے مراتب ہر تہ نام
 بچنین فرمان ایزد بے چگون
 پس حقیقت میں حبیب مصطفیٰ
 گرچہ ظاہر میں کین او نکور سول
 حکم ہر رتبے کا رتبے پر نشار
 حفظ رتبہ کار ہر صدیق ہے
 حفظ رتبہ از روئے قرآن ہے
 حفظ رتبے سے زبے وہ شان پر
 کنز مخفی میں وہ خود رحمان ہے
 واحدیت کا ملک ہر آن ہے
 بانی بسم اللہ سے اوس کا ذکر تمام
 پس ہوا باسین پس وہ بیگمان

تب تو او کی شان میں لولاک ہے
 ہے قلم اوس سے منزہ اسے پس
 اوس سے ہیں مستغفرین جملہ عروٹ
 جو کہ نھی داوات میں بیشک و فی
 ہے تفاوت او میں اسے اہل شعور
 تین رتبوں سے بلا شک مخبرین
 واحدیت ہے نہ کرا سین گمان
 ورنہ بیشک اصل میں یک چہ تمام
 ن واسطہ سوم مایطسرون
 نور مطلق خود خود آبے است
 از روئے حفظ مراتب اے محول
 حکم خالق ہے یہی نزد کبار
 جو نہ حافظ اوس کا وہ زمیلق ہے
 حفظ عقلی موجب خسران ہے
 شان یکی میں زبے نہ سرفان
 احدیت کا بہتر و حدت شان ہے
 واحدیت کی وہی بنیان ہے
 سین تک و الناس کے ہے لاکلام
 جملہ خلقت کے لیے در دو جہان

کافی و وافی وہی ہر آن ہے
 گرنہ کافی ہو وہ سب کائنات
 گرنہ ہو وہ دستگیر کائنات
 بامشایجاد ہے وہ بالیقین
 بھی اویسی کے واسطے اعدادِ مکمل
 پس کیونکر ہو وہ کافی ذوات
 بود ہم نابود اوس سے اے امین
 ہے مدد اوسکی سے جملہ کائنات
 گرنہ امداد اوسکی یک زمان
 پس مفیضِ جملہ ہے وہ بامیتین
 در حقیقت ہے وہ رب العالمین
 کنہ ذاتِ مصطفیٰ رب الوریٰ
 ما عرفنا حق عرفانِ حبیب
 گرنہ اوس عجز کا وہ مستبرین
 کب ثنا اوس ذات کی امکان ہے

حلیہ اوس طابا کا بس نثر آن ہے
 تب تو ہو یہ غنیمتِ بیکات
 تب تو کب اوس کا بقا ہو در جہاں
 بھی بقا کا واسطہ وہ اے امین
 سب سے مستغنی وہی سابقے کل
 بہر جملہ عرشیات و فرشیات
 جو در ہر موجود اوس سے بالیقین
 ہے معین سب کا وہی بالیقینات
 تب تو ہوں زیر و زبر جملہ جہان
 کیونکہ ہے وہ رحمۃ للعالمین
 گرچہ ظاہر میں وہ سید مرسلین
 ہے وہ ادراکِ بشر سے ماورا
 ہے ہی عرفانِ حق نزدیک
 تب تو ہو وہ حق سے لایہ تحریف
 بعد حق یکتا وہ عالی شان ہے

اس خمیواری کا خدا وہ بالیقین
 ہے ہی عرفانِ حق اے مومنین

ہر زمان نازل الایوم القیام
 جو بخوم سیر کشتی لا کلام

اونچہ صلوة خدا صد باسلام
 آل بھی اصحاب پر با احترام

خاتم الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ایند کس زبان سے ہو ادا
 معرفت احمد کی بالصدق جان
 معرفت اپنی کیا اوسنے عیان
 صد ہزار ان شکر حق بامد صفا
 جو لائے درود و کر دگار
 آل بھی اصحاب پر لیل و نہار
 وہ قدیمی فیض غواصِ قدیم
 جو د اوسکے سے ہوا ہمو عطا
 یعنی تضروری اوسکا نام
 دُر عرفان زیبِ تاجِ اصفیا
 یا الہی اوس دُر عرفان سے
 دُرُجِ قلبِ مومنون کو بخش نور
 دید احمد سے وہ بس شہر شار ہون
 گنیز محفی سے ہوید اجب ہوا
 تب تو عالم غیب سے آئی نذا
 ہین کہان وہ جو ہری جو ہر نما
 سترِ دل بے نقدِ جانِ مشفیل

نعمتِ عرفان اوسنے کی عطا
 اوسنے کی ہمو عطا در ہر زمان
 اس لشد کی معرفت پر یگیان
 اوسنے بخشا ہمو ذاتِ مصطفیٰ
 فرق احمد پر وہ ہون دائم ثار
 چون نجومِ آسمان وہ در شمار
 دُر عرفان ہمو بخشے و مہم
 یہ رسالہ دُر عرفان بے بہا
 وہ خیروری کے معارف لاکلام
 مرجبا وہ دُر گنیز کبریا
 ہادیے ایمان ہم احسان سے
 تاکہ راستے ہون وہ دائم باسودر
 اوس دُر مختار سے مختار ہون
 وہ دُر عرفان یکتا بے بہا
 گوشِ اہل معرفت میں بر ملا
 دُر عرفان خیر دین پر ہون فدا
 اس دُر عرفان پہ قربان سیر دل

اعلان خوش بمان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینہ ضمیر میری کافہ اناام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ ظہور پر
نور ہو + اور گوشِ ہوش و تنہا اور ہر ایک اہلِ طبع ہر دیار اس خبر صدق و
خوب ہر سرور ہو کہ کہ اخیر شد یہ سالہ سالہ اسمی بہ الستہ الضروۃ فی المعاصر الخیر مطبع
سمنی بالکنز واقع شہر کلکتہ میں نور بخش دیدہ اولی لا بصار ہو + محلہ کوٹوالہ مکان یہ نمبر
مطبع مذکور اظہار ہو + مالکِ مطبع مذکور بالا حافظ الہ بخش صاحب شہر ہری انال نشی
تصدق حین صانیہ مطبع مرقوم یہ سالہ مسطورہ اور یہ سالہ موافق قانون سرکار نامہ دار دفتر جسٹس
گورنمنٹ میں مندرج حسبِ ستور ہے پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس سالہ
سہ ضروریہ کا ہرگز نفرا وہ والا بجائے حصولِ نفع بار نقصان و مضرت اٹھاویں
چراکارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمان + کیونکہ جمیع حقوق رسالہ مرقومہ القدر اس مؤلف
مسکین کے لیے محفوظ ہیں + بہر طو اس شہر داعی الخیر کے لیے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہیں
اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب منظور ہو تو شہر کلکتہ امرتالہ میں مکان
نمبر ۹ میں غلام حسین صاحب دستیاب بالضرور ہو + قیمت رسالہ مذکورہ ۵۰
اشکار ہے + یہ در عرفان اس قیمت سے ارزان بلا اشکار ہے +

قدرِ کمال بلبل بدانند قدرِ گوہر جوہری + و هو اللطیف الخیر والیہ

المرجع والمسير المشہر مؤلف مسکین محمد خیر الدین عظیم اللہ من شہر الحسین

۲۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۱۵ھ